ایک ناشکرا انسان

ایک شخص کھجوروں کا بڑا شوقین تھا دن بھر درختوں پر چڑھ کر کھجوروں کو توڑنے اور کھانے کی فکر میں رہتا تھا ایک مرتبہ اسے کافی اونچا اور بڑا درخت دکھائی دیا .

اس پر کافی بڑے بڑے کچھ بھی لگے ہوئے تھے اندھے کو کیا چاہیے دو انکھیں اسے من کی مراد مل گئی اؤ دیکھا نہ تاؤ کلیری کی طرح درخت کی چوٹی پر چڑھ گیا جی بھر کے کھجوریں کھائی اور پھر گھر کے لیے جمع کرنے لگا مقصد پورا ہوا تو پیڑ سے ییچے اترنے کی ٹھنی لیکن یہ کیا جیسے ہی ییچے نظر کی ہوش باختہ ہو گیا پیشانی پر پسینے کی بوندیں نظر انے لگی ہاتھ پھر تھر تھرانے لگے اس نے تصور بھی نہیں کیا تھا کہ وہ اتنے اونچے بڑ پر چڑھ چکا ہے اب کیا کرے وہ اج سے پہلے کبھی اتنے اونچے پیڑ پر

نہیں چڑھا تھا اس نے رونا دھونا شروع کر دیا چلایا گیا خدایا میری حفاظت کر مجھے خیریت سے نیچے اتار دے اگر میرا ہاتھ چھوٹ گیا اور میں نیچے گر پڑا تو اج میری زندگی کا اخری دن ثابت ہوگا وہ روتا رہا اور اللہ سے دعائیں کرتا رہا یا اللہ میری مدد فرما ایسا مت ہونے دینا یا اللہ مجھے بچا لینا یا اللہ اج مجھے بچا لینا پھر اسے ایک انوکھا خیال ایا اس نے ایک منت مانی کہ یا اللہ اگر میں اج نیچے خیریت سے اتر گیا تو پورے 500 روپے کی نیاز پیش کروں گا یہ میرا وعدہ رہا اس وعدے نے اس میں کچھ ہمت پیدا کی وہ دھیرے دھیرے نیچے اترنے کی کوشش کرنے لگا ادھی دوری پار کی تو ہوش کچھ قابو میں ائے دل کی دھڑکن میں افاقہ ہوا پیشانی کا پسینہ خشک ہونے لگا۔

اب اس نے جو زمین پر نظر ڈالی تو زمین کافی نزدیک دکھائی دی اس نے اپنے دل میں سوچا میں ایسے ہی مرا جا رہا تھا یا کوئی اتنے زیادہ خطرے کی بات تو نہیں تھی کہ 100 روپے کی کھجوریں کھا کر 500 روپے کی نیاز کا وعدہ کر لیا جاتا

خیر پھر بھی نفع نقصان برابر والی بات پر عمل کر لیتے ہیں 200 روپے ٹھیک رہیں گے اگر میں خیریت سے نیچے اتر گیا تو 200 روپے کی نیاز پیش کروں گا یہ میرا وعدہ رہا اللہ سے جیسے جیسے وہ نیچے اترتا جا رہا تھا اس کے وعدے میں بھی کمی اتی جا رہی تھی اور یہ وعدہ دوری گھٹتے گھٹتے پوری طرح کھٹ کر سفر میں تبدیل ہو گیا زمین پر پیر رکھتے ہی اس نے پیڑ کی طرف دیکھا اور ہنسنے لگا اس نے کہا پیڑوں پر میں نہ جانے کتنی مرتبہ چڑھ چکا ہوں اور کتنی مرتبہ اتر چکا ہوں پتہ نہیں میں اج اتنا کیوں ڈر گیا تھا یہ کوئی خطرے جیسی بات تو نہیں تھی اور پھر اپنے ہاتھوں کو ملتا اور صاف کرتا ہوا اگے بڑھ گیا نیاز سے بے نیاز تو ہو ہی چکا تھا محترم ساتھیو ہم میں سے اکثر لوگوں کا یہی حال ہے جب کوئی مصیبت سر پر پڑتی ہے تو بہت عاجزی اور انکساری سے اللہ کو پکارنے لگ جاتے ہیں اور جب مصیبت ختم ہو جائے تو پھر اللہ کو بھلا دیتے ہیں جس اللہ کو ہم مصیبت میں یاد کرتے ہیں اگر خوشی میں بھی

اسے یاد کر لیا کرے تو کیا ہی اچھا ہوتا حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ضرورت کے وقت اللہ کو پکارنے والا دونوں صورتوں میں اللہ کو بھول جاتا ہے ضرورت پوری ہونے پر بھی اور ضرورت پوری نہ ہونے پر بھی اسی لیے اللہ پاک قران کریم میں ارشاد فرماتا ہے بے شک انسان اپنے رب کا ناشکرا ہے